بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ

سُنو! بے شک
اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

تذکرۃ الاولیاءؒ

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

نام کتاب	----------	تذکرۃ الاولیاء
ناشر	----------	الفاروق بک فاؤنڈیشن
تعداد	----------	ایک ہزار
سال اشاعت	----------	مئی 1997ء
طابع	----------	اے این اے پرنٹرز
قیمت	----------	۱۰۵ روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ لاہور۔ فون : 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون : 7225085-7247350

فہرست

انتقال کے بعد لوگوں نے آپ کی پیشانی پر یہ کلمات لکھے ہوئے دیکھے۔ ہذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ و ہذا قتیل اللہ مات من سیف اللہ یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں مر گیا ہے اور یہ مقتول ہے جو اللہ تعالیٰ کی تلوار سے مرا ہے۔ دھوپ کی شدت کی وجہ آپ کے جنازے پر پرندے سایہ فگن ہو گئے تھے۔ جس طرف سے آپ کا جنازہ گزرا وہاں مسجد میں مؤذن اذان دے رہا تھا اور جس وقت وہ اشہدان لاالہ الا اللہ واشہدان محمداً رسول اللہ پر پہنچا تو آپ نے شہادت کی انگلی اٹھا دی جس کی وجہ سے لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید آپ حیات ہیں لیکن جب جنازہ رکھ کر دیکھا تو آپ مردہ تھے اور انگشت شہادت اٹھی ہوئی تھی اور بہت کوشش کے باوجود بھی سیدھی نہیں ہوئی چنانچہ اسی طرح آپ کو دفن کر دیا گیا اور آپ کی یہ کرامت دیکھ کر اہل مصر آپ کو مسلسل اذیت پہنچانے پر بے حد نادم ہوئے اور انہوں نے اپنی غلطیوں سے توبہ کی۔

باب۔ ۱۴

حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و مناقب

تعارف: آپ بہت بڑے اولیاء اور مشائخ میں سے ہوئے ہیں اور ریاضت و عبادت کے ذریعہ قرب الٰہی حاصل کیا۔ احادیث بیان کرنے میں آپ کو درک حاصل تھا۔ حضرت جنید بغدادی کا قول ہے کہ حضرت بایزید کو اولیاء میں وہی اعزاز حاصل ہے جو حضرت جبرائیل کو ملائکہ میں اور مقام توحید میں تمام بزرگوں کی انتہا آپ کی ابتدا ہے۔ کیونکہ ابتدائی مقام میں ہی لوگ سرگرداں ہو کر رہ جاتے ہیں جیسا کہ حضرت بایزید کا قول ہے کہ اگر لوگ دو سو سال تک بھی گلشن معرفت میں سرگشتہ رہیں جب کہیں جا کر اس کا ایک پھول مل سکتا ہے جو مجموعی طور پر ابتدا ہی میں مجھے مل گیا۔ شیخ ابو سعید کا قول ہے کہ میں پورے عالم کو آپ کے اوصاف سے پر دیکھتا ہوں۔ لیکن اس کے باوجود بھی آپ کے مراتب کو کوئی نہیں جانتا۔

آپ کے دادا آتش پرست تھے اور والد بزرگوار کا بسطام کے عظیم بزرگوں میں شمار ہوتا تھا۔ آپ کی کرامات کا ظہور شکم مادر ہی میں ہونے لگا تھا۔ کیونکہ آپ کی والدہ فرماتی تھیں کہ جس وقت بایزید میرے شکم میں تھا تو اگر کوئی مشتبہ غذا میرے شکم میں چلی جاتی تو اس قدر بے کلی اور بے چینی ہوتی کہ مجھے حلق میں انگلی ڈال کر نکالنا پڑتی۔ حضرت بایزید کا قول ہے کہ راہ طریقت میں سب سے بڑی دولت وہ ہے جو مادرزاد ہو۔ اس کے بعد چشم بینا اور اس کے بعد گوش ہوش۔ لیکن اگر یہ تینوں چیزیں حاصل نہ ہوں تو پھر اچانک مر جانا بہتر ہے۔

جب آپ مکتب میں داخل ہوئے اور آپ نے سورہ لقمان کی یہ آیت پڑھی کہ ان اشکرلی ولوالدیک یعنی میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا اس وقت اپنی والدہ سے آ کر عرض کیا کہ مجھ سے دو ہستیوں کا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا آپ مجھے خدا سے طلب کر لیں تاکہ میں آپ کا شکر ادا کرتا رہوں یا پھر خدا کے سپرد کر دیں

دوست نہیں رکھتا بلکہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے۔ فرمایا کہ دوسرے لوگوں نے تو مردوں سے علم حاصل کیا لیکن میں نے ایسی زندہ ہستی سے علم سیکھا کہ جس کو موت ہی نہیں ہے۔ فرمایا کہ جب میں نے نفس کو اللہ کی جانب راغب کرنا چاہا اور وہ راغب نہ ہوا تو میں اس کو بھی چھوڑ کر خدا کی حضوری میں پہنچ گیا۔ فرمایا کہ جب مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی اور عالم ملکوت میرے مشاہدے میں آگیا، تو مجھے وہاں سے رضا و محبت حاصل ہو گئے۔ فرمایا کہ مجھے یہ مرتبہ اس لئے حاصل ہوا کہ جس عضو کو رجوع الی اللہ نہ پایا اس سے کنارہ کش ہو کر دوسرے عضو سے کام نکالا۔ فرمایا کہ خدا شناسی کے بعد میں نے خدا کو اپنے لئے کافی سمجھ لیا۔ فرمایا کہ بہت عرصہ سے نماز میں مجھے خیال آتا ہے کہ میرا قلب مشرک ہے اور اس کو زنار کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ عورتیں مجھ سے اس لئے افضل ہیں کہ وہ ماہواری کے بعد غسل کر کے پاک صاف ہو جاتی ہیں لیکن مجھے تمام عمر غسل کرتے بیت گئی مگر پاکی حاصل نہ ہو سکی فرمایا کہ اگر پوری زندگی میں مجھ سے ایک نیک کام بھی ہو جاتا تو میں خوفزدہ نہ رہتا۔ فرمایا کہ اگر روز محشر میں یہ سوال کیا جائے کہ تو نے فلاں کام کیوں کیا تو میں اس کو بہتر تصور کرتا ہوں کہ یہ پوچھا جائے کہ تو نے فلاں کام کیوں نہ کیا۔ فرمایا کہ اللہ مخلوق کے بھیدوں سے خوب واقف ہے اور ہر بھید کی جانب نظر ڈال کر فرماتا ہے کہ میں اس کو اپنی محبت سے خالی پاتا ہوں لیکن بایزید کے بھید کو اپنی محبت میں غرق دیکھتا ہوں۔ فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں خدا کی توحید سے زیادہ کا طلب گار ہوں، لیکن بیداری کے بعد میں نے عرض کیا کہ مجھے تیری توحید سے بڑھ کر کچھ نہیں چاہئے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سوال کیا کہ کیا خواہش رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جو میرے لائق ہو۔ فرمایا گیا کہ خود کو چھوڑ کر چلے آؤ۔ فرمایا کہ لوگ مجھے اپنے جیسا خیال کرتے ہیں حالانکہ عالم غیب میں میرے اوصاف کا مشاہدہ کر لیں تو مر جائیں کیوں کہ میں ایک ایسے سمندر کی طرح ہوں جس کی گہرائی کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا۔

عرش کی حقیقت کے متعلق کسی نے آپ سے سوال کیا تو فرمایا کہ عرش تو میں خود ہوں۔ پھر کرسی کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کرسی بھی میں خود ہوں اور پھر قلم کے متعلق بھی یہی فرمایا۔ اس کے بعد سائل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے تو اور بھی بہت سے مقرب بندے ہیں مثلاً حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس پر بھی آپ نے یہی فرمایا کہ وہ بھی میں ہی ہوں۔ پھر سائل نے ملائکہ کے لئے پوچھا تو جب بھی یہی فرمایا کہ وہ بھی میں ہی ہوں، یہ جواب سن کر جب وہ خاموش ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ حق میں فنائیت کے بعد تمام چیزوں کو اپنی ہی ہستی میں ضم پاتا ہوں اس لئے کہ حق میں سب چیزیں موجود ہیں۔

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کے معراج کی کیفیت

آپ فرماتے ہیں کہ جس وقت مجھے تمام موجودات سے بے نیاز کر کے خدا نے اپنے نور سے منور فرمایا

کہ ملک کس کا ہے حکم کس کا ہے اور صاحب اختیار کون ہے ؟ میں نے کہا کہ تیرے سوا کسی میں یہ اوصاف نہیں ہو سکتے، پھر جس وقت مجھے نظر قہر سے دیکھا گیا تو میری ہستی فنا ہو گئی اور میں نے صبر و سکون کا پیراہن پہن لیا جس کی بناء پر مجھے یہ مراتب تفویض کئے گئے کہ میرے قلب تاریک میں مسرتوں کا ایک ایسا دریچہ کھولا گیا اور لسان توحید عطا کر کے میرے قلب کو اپنے نور سے منور کر دیا اور اپنی صنعتوں سے آنکھوں کو خیرہ بنا دیا اور اب میں اسی کی اعانت سے بات کرتا اور چلتا پھرتا ہوں اور اسی کے کرم سے وہ حیات ملی جس میں موت کا وجود ہی نہیں۔ پھر فرمایا گیا کہ مخلوق تیرے دیدار کی متمنی ہے۔ میں نے کہا کہ میں تو تیرے سوا کسی کو بھی دیکھنا پسند نہیں کرتا لیکن اگر تیری یہی خواہش ہے کہ مخلوق میرا نظارہ کرے تو پھر میں راضی برضا ہوں لیکن پہلے مجھے وحدانیت سے آراستہ فرما دے تا مخلوق میرے اندر تیری وحدت و حقیقت کا مشاہدہ کر سکے اور میرا وجود درمیان سے منقطع ہو جائے پھر خدا تعالیٰ نے میری خواہشات کی تکمیل کے بعد مجھے تمام عالم کے سامنے پیش کر دیا اور جیسے ہی میں نے اس کی بارگاہ سے باہر قدم رکھا تو لغزش سے گر پڑا۔ اور فوراً یہ ندا آئی کہ ہمارے دوست کو واپس لے آؤ کیونکہ وہ ہمارے بغیر نہ رہ سکتا، نہ چل پھر سکتا ہے۔ پھر حضرت بایزید نے فرمایا کہ میں تیس سال تک وحدانیت کی فضاء میں پرواز کرتا رہا اور تیس سال فضائے الوہیت میں اڑتا رہا اور تیس سال تک فضائے یکتائیت میں پرواز کی اور جب نوے سال مکمل ہو گئے اس وقت میں نے بایزید کو دیکھا اور محسوس کیا کہ جو عالم نظروں سے گزرا ہے وہ بایزید ہی نے دیکھا۔ پھر چار ہزار مراتب طے کرنے کے بعد کمال اولیاء کے درجہ تک پہنچا اور جب خود کو نبوت کے ابتدائی درجہ میں دیکھا تو یہ تصور کر لیا کہ شاید اتنا عظیم مرتبہ کسی کو حاصل نہیں ہوا لیکن غور و فکر کے بعد معلوم ہوا کہ میرا سر ایک نبی کے قدموں کے نیچے ہے اس وقت مجھے محسوس ہوا کہ ولایت کی انتہا نبوت کی ابتدا ہوا کرتی ہے لیکن نبوت کی کوئی انتہاء نہیں اس مقام سے جب میری روح فردوس و جہنم اور ملائکہ کے مشاہدے کے لئے روانہ ہوئی تو وہاں انبیاء کرام سے شرف نیاز حاصل ہوا اور میں نے سلام کیا لیکن جس وقت میری روح حضور اکرمؐ کے روبرو پہنچی تو دیکھا کہ آگ کے دریا میں ایک راستہ ہے اور نور کے ہزاروں حجابات درمیان میں حائل ہیں جس کی وجہ سے میری روح دیدار سرکار دو عالمؐ سے محروم رہ گئی اور مجھ پر ہیبت کی وجہ سے غشی طاری ہو گئی اور جب ہوش میں آیا تو میں نے دور ہی سے حضورؐ کی خدمت میں سلام پیش کیا اور اس طرح مجھے قرب خداوندی تو حاصل ہوا لیکن اس کے محبوب کے قرب تک رسائی حاصل نہ ہو سکی کیوں کہ یہ امر واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ہر بندے کے ہمراہ اور قریب ہے اور ہر بندہ اپنے معیار کے مطابق اس کا مشاہدہ کر سکتا ہے لیکن حضورؐ کی زیارت اسی وقت نصیب ہو سکتی ہے جب لا الہ الا اللہ کی منزل سے گزر جائے اور ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں کہ اللہ اور اس کے محبوب کی راہیں گو ایک ہیں لیکن زیارت محبوب کے لئے تاب نظارہ کی ضرورت ہے جس

طرح حضور بو تراب کے ایک ارادت مند نے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا لیکن بایزید کا حوصلہ نہ ہو سکا، پھر حضرت بایزید نے فرمایا کہ جو کچھ میں نے مشاہدہ کیا اس سے یہ اندازہ ہو گیا کہ جب تک خودی کا ازالہ نہ ہو جائے خدا کا راستہ ملنا محال ہے اور جب میں نے سوال کیا کہ میں نے اپنی خودی کا ازالہ کس طرح کروں ؟ تو جواب ملا کہ یہ مقام صرف اتباع نبوی ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔

حضرت مصنف کہتے ہیں کہ مجھے حیرت ہے کہ جو بزرگان دین و قار نبویؐ سے اس درجہ باخبر ہوں کہ ان کے اقوال سے لوگ ایسا مفہوم کیوں اخذ کر لیتے ہیں جس میں حضورؐ اکرم کی تحقیر کا پہلو نکلتا ہو، جیسا کہ حضرت بایزیدؒ سے پوچھا گیا کہ کیا تمام مخلوق قیامت میں حضور اکرمؐ کے علم کے نیچے ہوگی، فرمایا کہ قسمیہ کہتا ہوں کہ میرے علم کے نیچے مخلوق کے علاوہ انبیاء کرام بھی ہوں گے لیکن لوگوں نے یہ مفہوم اخذ کر لیا کہ بایزید نے خود کو حضور اکرمؐ سے بھی زیادہ افضل تصور کر لیا لیکن یہ مفہوم سمجھنا ایک مہمل سی بات ہے بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ تک اس حد تک رسائی حاصل کر لی تھی کہ آپ کی زبان خدا کی زبان بن چکی تھی اور آپ کا قول حقیقت میں اللہ کا قول تھا اور یہ بھی تسلیم کر لینا چاہئے کہ لوائی اعظم من لواء محمد یا سبحانی ما اعظم شانی جیسے کلمات آپ کی زبان سے نکلے لیکن درحقیقت خدا تعالیٰ نے آپ کی زبان سے گفتگو فرمائی۔

حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ کی مناجات

آپ اپنی مناجات میں یہ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! میرے اور اپنے درمیان سے دوئی کا حجاب ختم فرما دے تاکہ میں تیری ذات میں فنا ہو جاؤں، اے اللہ! جب تک میں خودی میں مبتلا رہا سب سے ادنیٰ رہا، لیکن جب تیری معیت نصیب ہوئی اس وقت میں سب سے اعلیٰ و برتر ہو گیا۔ اللہ فقر فاقہ سے تیرا قرب حاصل ہوا اور تیرے الطاف کریمانہ نے میرے فقر و فاقہ کو نیست و نابود کر دیا۔ اے اللہ! میں علم و زہد نہیں چاہتا اپنے رموز مجھ پر آشکارا فرما دے۔ اے اللہ! تیرے ہی فضل نے مجھے مجھ سے روشناس کیا اور اس لئے میں تجھ پر ناز کرتا ہوں۔ اے اللہ! قلب کے لئے بہترین شے تیرا الہام اور غیب کی راہوں میں سب سے افضل تیرا نور ہے۔ اور سب سے عمدہ ہے وہ حالت جس کا انکشاف مخلوق کے لئے دشوار ہے اور بہترین ہے وہ زبان جو تیرا وصف بیان کرنے سے قاصر رہے کیوں کہ اگر انسان تیرے اوصاف بیان کرنا چاہے تو پوری زندگی میں تیرے اوصاف کا معمولی سا حصہ بھی بیان نہیں کر سکتا۔ اے اللہ! یہ بات تعجب خیز نہیں کہ میں تجھ کو اپنا دوست تصور کرتا ہوں بلکہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ تو مجھ کو اپنا دوست سمجھتا ہے کیوں کہ مختار کل اور صاحب قوت ہے اور میں ایک کمزور و محتاج بندہ ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے خوفزدہ رہتا تھا لیکن تو نے اپنے کرم سے میرا خوف دور کر دیا جس کی وجہ سے میں ہمہ اوقات مسرور شادماں رہتا ہوں۔ اور تو نے مجھے اپنی بارگاہ میں